# "ہنود و یہود کے عزائم اور پاکستان کی سالمیت"

محمد یونس میئو لیکچرار اسلامیات

اگر ہمیں واقعی وطن عزیز سے محبت ہے اور ہم اس کی حفاظت کا عزم صمیم رکھتے ہیں تو پھر تاریخ کی یہ حقیقت کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ جن قوموں نے تقسیم ہند کی مخالفت کی تھی اور جنہوں نے دو قومی نظریہ کو ایک جھوٹ کہا تھا۔ جن کے خیال میں پاکستان کا بننا ایک غلطی تھی ان قوموں نے آج تک اس کے وجود کو تسلیم نہیں کیا اور وہ جائز وناجائز حربوں سے اس کو کمزور کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ یہ بد گمانی نہیں ہے بلکہ یقین ہے اور یہ یقین ہمیں قرآن سے حاصل ہوتا ہے انہیں قوموں (ہنود، یہود اور نصاریٰ) کی اندرونی سازشوں کی وجہ سے ہمیں پاکستان کے ایک بڑے حصے سے ہاتھ دھونا پڑے اور ہمارے حکمران کف افسوس ملنے کے سوا کچھ نہ کر سکے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا (اقبال)

ہم نے چار وناچار تقدیر کے بہانے اس تلخ حقیقت کو قبول تو کر لیا لیکن اس سانحہ (سقوط ڈھاکہ) سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ یہی کیا ہم نے تو سقوط صقلیہ، سقوط اندلس، غرناطہ اور سقوط بغداد وغیرہ تک کو درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ اے کاش اتنی ریزہ ریزہ گنوا کر ہی ہم نے سوچا ہوتا کہ اب ہمارے دشمن کے عزائم اور اہداف کیا ہیں؟

کاش ہم نے کبھی پنڈت جواہر لال نہرو کے اس بیان کا مطلب سمجھنے کی کوشش کی ہوتی کہ "ہمارا منصوبہ یہ ہے کہ ہم اس وقت جناح کو پاکستان بنا لینے دیں اس کے بعد معاشی طور پر یا دوسرے ذرائع سے ایسے حالات پیدا کر دئیے جائیں جن سے مجبور ہو کر مسلمان گھٹنوں کے بل جھک جائیں اور ہم سے التجا کریں کہ ہمیں پھر سے ہندوستان میں شامل کر لیں۔

راجندر پرشاد نے کہا تھا" آزادی تو ہم نے حاصل کر لی۔ لیکن یہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک ہندوستان کو متحد نہ کر دیا جائے" گاندھی جی کا خیال سنیے "ہم اور مسلماں ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ایک وقت آئیگا کہ مسلمان خود ہندوستان میں شامل ہونے کیلئے کہیں گے اور جواہر لال ان کو واپس بلا لیں گے"۔ شیام مکرجی کا نصب العین ملاحظہ ہو۔ "ہمارا نصب العین یہ ہے کہ پاکستان کو پھر سے ہندوستان کا حصہ بنا لیا جائے خواہ یہ معاشی دباؤ سے ہو یا سیاسی دباؤ سے یا اس کیلئے دیگر ذرائع استعمال کرنا پڑیں"۔ راجہ مہندر پرتاب نے حکومت ہند 1950ء کو مشورہ دیا۔ "جب تک پاکستان کا وجود ختم نہیں ہو جاتا ہمارا ملک کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔ حالات اس طرح بدل رہے ہیں کہ ہندوستان اور پاکستان میں جنگ ناگزیر ہو گئی ہے۔ بنابریں میں حکومت ہند کو مشورہ دونگا کہ وہ افغانستان کو ملا کر پاکستان کو ختم

کردے"۔ پختونستان کا نعرہ، بنگلہ دیش کے بعد اب سندھو دیش کی بات اور اس کے جوازات پیدا کرنا۔ پاکستان میں مذہبی فسادات، نسلی وارداتیں، دم توڑتی ہوئی معاشیات، زوال پذیر اخلاقیات اور کشمیر و افغانستان میں بھارتی مداخلت دراصل انہیں بھارتی لیڈروں کے ملفوظات کی عملی صورتیں ہیں۔ ہمیں ایک متعصب، تنگ ذہن اور کم ظرف دشمن کے بارے میں کبھی خوش فہمی اور غلط فہمی نہیں رہی۔ لیکن جنہیں ہم روشن خیال ترقی یافتہ، تہذیب و تمدن کے علمبردار، امن عالم کے ٹھیکیدار اور اپنے دوست بھی خواہ خیال کرتے آئے ہیں وہ پاکستان کی سالمیت کے بارے کیا کہتے ہیں۔ قانون آزادی ہند کا مسودہ قانون پارلیمنٹ میں پیش کرتے وقت برطانوی وزیراعظم نے کہا تھا۔ "ہندوستان تقسیم ہو رہا ہے۔ لیکن مجھے پوری امید ہے کہ یہ تقسیم زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکے گی اور دونوں مملکتیں جنہیں ہم آج الگ کر رہے ہیں ایک دن پھر مل کر ایک ہو جائیں گی"۔

امریکہ کے بارے ابھی تک کچھ لوگ خوش فہمیوں میں مبتلا ہیں۔ شاید ان نادان دوستوں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ امریکہ نے دو قومی نظریہ کی مخالفت کی تھی اور متحدہ ہندوستان کی حمایت کی۔ تقسیم ہند کے بعد سے آج تک ہندوؤں کے مفادات کا تحفظ کرتا رہا ہے اور اپنے سادہ دل دوستوں کو غلط جوابوں کے سوا کچھ نہ دیا۔ 14 اپریل 1947ء کو امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے انڈر سیکرٹری ڈین ایچی سن نے لندن میں امریکی سفارت خانے کو بھجوائے جانے والے پیغام میں کہا تھا کہ "ہم نے ماضی میں بھی یہ چاہا ہے کہ حکومت برطانیہ متحدہ ہندوستان میں اقتدار مقامی نمائندوں کو منتقل کر دے کیونکہ اس خطے میں ہمارے سیاسی اور اقتصادی مفادات صرف اسی صورت میں برقرار رہ سکتے ہیں کہ ہندوستان تقسیم نہ ہو"

ایک معروف امریکی چیسٹر باولز نے لکھا ہے کہ "یہ حساب تو بڑا مضحکہ خیز ہے کہ 10 کروڑ (جو اب تقریباً 14 کروڑ ہیں) پاکستانیوں کی امداد کے لیے 37 کروڑ (جو اب 90 کروڑ کے قریب ہیں) بھارتی باشندوں کو ناراض کیا جائے پھر پاکستانی بھی ایسے جو دو حصوں میں بٹے ہوئے ہیں اور ان کے درمیان ایک ہزار میل کا بھارتی علاقہ حائل ہے"۔

دنیا بھر کے ہنود اور یہود اسلام دشمنی کی بنیاد پر متحد ہو چکے ہیں۔ 1948ء میں فلسطین کے بڑے حصے پر یہودی ریاست (اسرائیل) قائم ہوئی اور 19 سال بعد 1967 کی جنگ کے بعد باقی ماندہ فلسطین اور جزیرہ نمائے سینا پر بھی قبضہ کر لیا۔ لیکن اسرائیل اور امریکہ کیا چاہتے ہیں؟ مسجد اقصیٰ کی جگہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر اور "میراث کے ملک" پر قبضہ۔ ہیکل سلیمانی کی تعمیر اسرائیل کو قدرت حاصل ہے۔ صرف امریکہ کے اشارے کی دیر ہے۔ رہی بات میراث کی اسرائیل کی پارلیمنٹ کی عمارت کی پیشانی پر یہ الفاظ کندہ ہیں کہ "اے اسرائیل تیری حدیں نیل سے فرات تک ہیں" اس کا مطلب ہے دریائے نیل تک مصر، پورا اردن، پورا شام، پورا لبنان، عراق کا بڑا حصہ، ترکی کا جنوبی علاقہ اور جگر تھام کر سنئے کہ مدینہ منورہ تک حجاز کے پورے بالائی علاقے پر قبضہ کرنا ہے۔ ان عزائم کے پس منظر میں امریکہ وغیرہ کا بار بار عربوں کے معاملات میں مداخلت اور خلیج میں مسلسل موجود رہنا ذو معنی امر ہے۔ ماضی کے واقعات اور مشاہدات اس بات کی تصدیق کر چکے ہیں

کہ ہنود، یہود اور نصاریٰ دنیا کے کسی خطے سے متعلق ہوں پاکستان، اسلام اور مسلمانوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کے دشمن ہیں۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ یہود تمہاری جان اور نصاریٰ تمہارے ایمان کے دشمن ہیں۔ چنانچہ کافر چھوٹا ہو یا بڑا، اقتدار میں ہو یا اقتدار سے باہر، پارلیمنٹ کا رکن ہو یا کسی سیاسی و اقتصادی تنظیم کا ممبر، کالا ہو یا گورا، اس کا تعلق امریکہ سے ہو یا اسرائیل سے، وہ ہندوستان کا باسی ہو یا انگلستان کا شہری اہل اسلام کا دشمن ہے۔ اس کا نمونہ ہم پاک بھارت جنگوں میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔ قرآن نے ہمیں بہت پہلے خبردار کیا تھا۔

"اے ایمان والو۔ اپنے سوا کسی (کفار) کو اپنا محرم راز نہ بناؤ وہ کافر تمہیں تباہ کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔ تمہاری مضرت کی تمنا رکھتے ہیں جو بغض ان کے منہ سے ظاہر ہوتا ہے اور جو وہ اپنے دلوں میں چھپائے رکھتے ہیں بہت زیادہ ہے۔ ہم نے تمہارے سامنے نشانیاں واضح کر دی ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو" (آل عمران - 118)

قرآن ہمیں یہی نہیں بتاتا کہ وہ تمہارے دشمن ہیں بلکہ یہ خبر بھی دیتا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں "اے ایمان والو۔ یہود و نصاریٰ کو دوست مت بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں"۔ (المائدہ - 5)

یہ لوگ آج بھی مصروف عمل ہیں امریکہ اور اس کے اتحادی عرب ممالک میں اپنے قدم جما چکے ہیں، الجزائر وغیرہ میں اسلام کو سیاست سے بے دخل کر دیا گیا ہے۔ عراق نے بارہا عالم اسلام کو مایوس کیا ہے۔ ترکی پر ابھی تک سیکولرازم غالب ہے۔ لے دے کر اب صرف پاکستان ایک ایسا ملک رہ جاتا ہے جس سے امت مسلمہ کے عوام اپنی امیدیں وابستہ کیے ہوئے ہیں۔ اسی قوم (پاکستانی) کے نعرہ تکبیر سے مندروں کے بت سجدہ ریز ہونگے اور بلند و بانگ صلیبیں سرنگوں ہونگی اور مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کا خواب شرمندہ تعبیر ہو گا (انشاء اللہ) یہ حقیقت اغیار بھی جانتے ہیں۔ کہ پاکستان اسلام کا قلعہ بن سکتا ہے اور اگر خدانخواستہ اس کی سالمیت کو کچھ نقصان ہوا تو وہ دوسرے الفاظ میں اسلام ہی کا نقصان ہو گا اس لیے یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کی حفاظت کرنا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنا ہے۔ یہ 14 کروڑ انسانوں کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہی نہیں بلکہ یہ اس دین کی ناموس کا مسئلہ بھی ہے جس کیلئے بدر، حنین اور قادسیہ کی جنگیں لڑی گئیں۔ جس کیلئے کربلا کی سرزمین شہیدوں کے خون سے لالہ زار ہوئی، جس کیلئے ستمبر 65 اور 1971ء کی جرات خیز اور عبرت آموز معرکے لڑے گئے۔ بدر سے حنین تک اور 1947ء سے 1965ء تک کے تمام شہداء اسلام کی قربانیوں کا تقاضا ہے کہ ہم ایک بار پھر اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔ اور سندھی، بلوچی، پنجابی، افغانی، مقامی اور مہاجر کی نسلی گرفت سے نکل کر صرف سچے مسلمان اور پکے پاکستانی کی حیثیت سے جینا سیکھیں۔ صرف اور صرف یہی ایک طریقہ ہے جس پر عمل پیرا ہو کہ ہم اسلام اور پاکستان کے قدیم و جدید دشمنوں کے عزائم کو خاک میں ملا سکتے ہیں۔ (انشاء اللہ)

# دانت دُرست "تن" دُرست

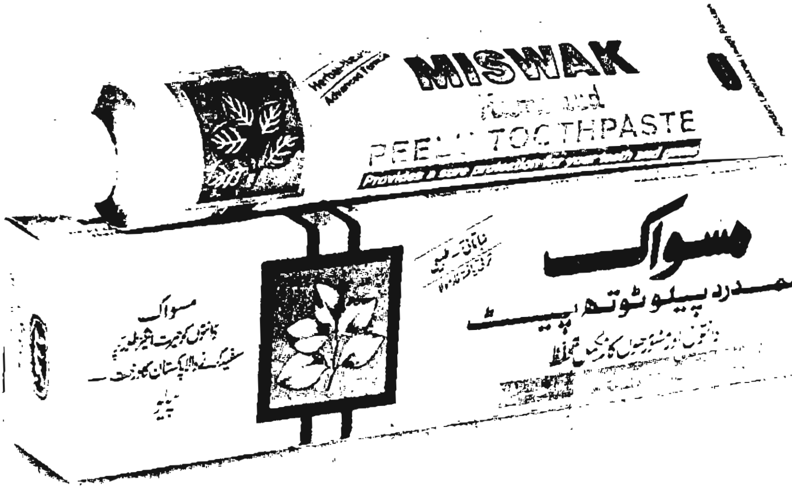


دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی صحّت کے لیے انتہائی موثّر نباتاتی

## مسواک ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ

اچھی صحت کا دارومدار صحت مند دانتوں پر ہے۔ اگر دانت خراب ہوں یا عدم توجہی کے باعث گرجائیں تو انسان دُنیا کی بہت سی نعمتوں اور لذتوں سے لُطف اندوز نہیں ہوسکتا۔ زمانۂ قدیم سے صحتِ دندان کے لیے انسان درختوں کی شاخیں بطور مسواک استعمال کرتا آیا ہے۔ ہمدرد نے تحقیق و تجربات کے بعد دارچینی، لونگ، الائچی اور صحتِ دہن کے لیے دیگر مفید نباتات کے اضافے کے ساتھ "مسواک ٹوتھ پیسٹ" تیار کیا ہے جو دانتوں کو صاف اور سفید رکھنے کے ساتھ مسوڑھوں کو بھی مضبوط، صحت مند اور محفوظ رکھتا ہے۔

سارے گھر کا ٹوتھ پیسٹ

**مسواک** ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ

مسواک کے قدرتی خواص صحتِ دنداں کی مضبوط اساس

ہمدرد

**مدینۃ الحکمۃ** تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔
آپ ہمدرد دوست ہیں۔ اعتماد کے ساتھ مصنوعاتِ ہمدرد خریدتے ہیں۔ باز منافع بین الاقوامی شہرِ علم و حکمت کی تعمیر میں لگ رہا ہے۔ اس کی تعمیر میں آپ بھی شریک ہیں۔